اللہ تعالیٰ کی محبت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اللہ کا دوست

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی سچی محبت کی طرف بلاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ﴾[1] "اے حبیب! آپ فرما دیجیے کہ لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو، تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ! اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا"۔ رسولِ اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو کثرت سے محبتِ الٰہی سکھاتے، ان کے دِلوں کو محبتِ الٰہی سے گرماتے رہتے، نیکیوں کے ذریعے

(١) پ ٣، آل عمران: ٣١.

قربِ الٰہی پانے کا درس دیتے، یہی وجہ ہے کہ رحمتِ عالمیان ﷺ کے کثیر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اکثر ان اعمال سے متعلق دریافت کرتے رہتے، جن سے محبتِ الٰہی کا حصول ممکن ہو، اور جن اعمال کے ذریعے محبتِ الٰہی میں روز بروز اضافہ ہوتا رہے۔

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال کون سے ہیں؟

عزیز دوستو! اللہ تعالی کی محبت پانے، اور اس میں اضافہ کرنے والے اعمال بے شمار ہیں، ان میں سے اہم ترین عمل یہ ہے، کہ بندہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کا اہتمام کرے۔ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبئ اکرم ﷺ سے عرض کی کہ: اللہ تعالی کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: «الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا»(۱) "نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا"۔

نماز کی حفاظت

نماز کی حفاظت اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾(۲) "سب نمازوں کی نگہبانی کرو اور بیچ کی نماز کی! اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب مواقيت الصلاة، ر: ٥٢٧، صـ٩٠.

(٢) پ ٢، البقرة: ٢٣٨.

فرائض کے ساتھ نوافل کی کثرت

حدیث قدسی میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: «وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ»[1] "میرا بندہ جس چیز کے ذریعے میرا قرب چاہتا ہے اس میں سے فرض زیادہ محبوب ہے، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو اس کا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، جب وہ مجھ سے مانگے تو اسے ضرور ضرور دیتا ہوں، اور جب وہ میری پناہ مانگے تو اسے ضرور پناہ دیتا گا"۔

اعمالِ صالحہ پر ہمیشگی

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کیا گیا کہ: اللہ تعالی کے نزدیک اعمال میں زیادہ محبوب کیا ہے؟

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٥٠٢، صـ١١٢٧.

نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ»[1] "وہ کام جو ہمیشہ پابندی کے ساتھ کیا جائے، اگرچہ مقدار میں تھوڑا ہی ہو"۔ نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کا شکر، اور اس کے فضل واحسان کا اِعتراف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب مُعاملات کیا ہیں؟

میرے دوستو اور بزرگو! ربّ العالمین عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾[2] "بھلائی والے ہو جاؤ! یقیناً بھلائی والے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں"۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے قَول وعمل میں بھلائی، وہ عظیم کام ہے جسے وہ پسند کرتا ہے، کہ آدمی جب لوگوں سے بات کرے تو اچھی گفتگو کرے، ہر کام یقینِ کامل کے ساتھ انجام دے، لوگوں کے ساتھ احسان وبھلائی کا مُعاملہ کرے، جو محروم کرے اُسے بھی عطا کرے، جو ظلم کرے اُسے بھی مُعاف کر دے، جو بُرائی سے پیش آئے اس کے ساتھ بھی بھلائی کرے، اور اللہ تعالیٰ کی رِضا چاہتے ہوئے اس پر صبر کرے؛ تاکہ محبتِ الٰہی پا سکے، اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاللهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ﴾[3] "صبر والے اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں"۔ اپنے خالق

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، ر: ٦٤٦٥، صـ١١٢١.

(٢) پ٢، البقرة: ١٩٥.

(٣) پ٤، آل عمران: ١٤٦.

ومالک پر کامل بھروسا رکھے: ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْـمُتَوَكِّلِيْنَ﴾[1] "یقیناً توکُّل والے اللہ تعالی کو پیارے ہیں"۔ وہ جو اپنی صلاحیتوں کو بھرپور انداز سے بروئے کار لاتے ہیں، تمام ممکنہ اَسباب اختیار کرتے ہیں، اپنے مُعاملے کو اللہ تعالی کے سپرد کرتے ہیں، اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالی کی تدبیر ہماری تدبیر سے بہتر ہے، لہذا ان کا وجود پُر سکون اور دل مطمئن ہو جاتا ہے، اور لوگوں کے ساتھ نرمی وفیاضی سے اس اچھے مُعاملہ کا یہ ثمرہ حاصل ہوتا ہے، کہ اللہ تعالی ان سے محبت فرمانے لگتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ»[2] "اللہ جَلَّ جَلالُہ بیچنے میں نرمی برتنے والے سے، خریدنے میں نرمی کرنے والے سے، اور قرض کے تقاضا میں نرمی اپنانے والے سے محبت فرماتا ہے"۔ بلا شبہ یہ ساری نرمی انسان کی اپنے مُعاملات میں عدل وانصاف کا تقاضا کرتی ہے؛ اس لیے کہ وہ اپنے حق سے اُوپر کچھ نہیں لیتا، یہ بات قابلِ تعریف صفات میں سے ہے، اور ان اچھائیوں کی ابتداء ہے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾[3] "یقیناً انصاف والے اللہ تعالی کو پسند ہیں"۔ اور انصاف برابری کرنے کا نام ہے۔

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٥٩.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب البيوع، ر: ١٣١٩، صـ٣٢٠.

(۳) پ٦، المائدة: ٤٢.

اللہ عزّوجلّ کے پسندیدہ عظیم وعمدہ اَخلاق کیا ہیں؟

عزیزانِ محترم! خوبصورتی ایک ایسی نعمت ہے، جسے اللہ جلّ جلالہ پسند فرماتا ہے، کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو، اس کے جُوتے بھی عمدہ ہوں! مصطفیٰ جانِ رحمت صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ»(۱) "یقیناً اللہ تعالی صاحبِ جمال ہے، اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے"۔

محترم بھائیو! خوبصورتی کا مفہوم قول وعمل اور ظاہر وباطن کو شامل ہے، رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ تُرى نِعْمَتُهُ عَلَى عَبْدِهِ»(۲) "یقیناً اللہ جلّ جلالہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندہ پر نعمت کا اثر دکھائی دے"، یعنی نعمتِ الٰہی اس کی حالت کی اچھائی، اس کے لباس کی خوبصورتی اور اس کے کردار کی سنجیدگی میں نظر آئے۔

اللہ تعالی پسند فرماتا ہے کہ انسان کے دل میں بھی اپنی نعمت کا اثر دیکھے، کہ بندہ اللہ تعالی کا شکر اور اس کے فضل کا اِعتراف کرے: ﴿وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ﴾(۳) "تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے، سب اللہ تعالی کی طرف سے ہے"، چاہے وہ نعمت چھوٹی ہو یا بڑی، سب اللہ جلّ جلالہ ہی کی عطا ہے، رسول اللہ صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، أَوْ

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ۲٦٥، صـ٥٤.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، ر: ٦٧٢٠، ۲/ ٦٠٣.

(۳) پ١٤، النحل: ٥٣.

يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا»[1] "یقیناً اللہ تعالی اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کچھ کھائے تو اللہ کی حمد کرے، اور کچھ پیئے تو اس پر بھی اللہ تعالی کی تعریف بیان کرے"۔ راضی ہونے کا معنی ہے کہ اللہ تعالی اس بندے سے محبت فرماتا ہے[2]۔

عزیز دوستو! جو اللہ تعالی کی نعمتوں پر اس کی تعریف کرتا ہے، وہ جانتا ہے کہ سب فضل اللہ ہی کا ہے، رزق اسی پاک ذات کے قبضہ میں ہے، اس بندے کا دل صاف، جان ستھری، اس کی محبت سچی ہو، تو وہ دوسروں کے ساتھ بھلائی میں تعاوُن کرتا ہے، ہر بھلا کام انجام دینے میں کوشاں رہتا ہے، وہ سب ان باہمی محبت کرنے والوں میں سے ہیں، جن سے اللہ تعالی محبت فرماتا ہے، اللہ تعالی دنیا میں ان کی قدر ومنزلت بلند فرماتا ہے، اور آخرت میں بھی انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں فرمایا: «الْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ»[3] "میری خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لیے آخرت میں نور کے منبر ہیں، جن پر انبیاء اور شُہداء بھی رشک کریں گے"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء، ر: ٦٩٣٢، صـ١١٨٦.

(٢) "تحفة الأحوذي" تحت ر: ١٨١٦، ٢/ ١٥٧٠.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب الزهد، ر: ٢٣٩٠، صـ٥٤٥.

اللہ تعالیٰ کا محبوب

عزیز دوستو! بلا شبہ جو عبادات ومُعاملات اور اَخلاق وسُلوک میں اپنے آپ کو سُدھار لے، باہمی محبت اپنے مُعاشرے میں بکھیرتا ہے، اور استقامت وہم آہنگی کے لیے کوشاں رہتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ کامیاب وکامران ہو جاتا ہے، نبئ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: «إِذَا أَحَبَّ اللهُ العَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِيْ جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلاَنًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ»[1]

"اللہ جَلَّ جَلالُہٗ جب کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے، تو حضرت جبریل سے فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو، تب جبریل بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ فُلاں شخص سے محبت فرماتا ہے، لہٰذا تم لوگ بھی اس سے محبت کرو، تب آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر اس کی مقبولیت اہلِ زمین میں عام کر دی جاتی ہے"۔

اے اللہ! ہمیں اپنی محبت عطا فرما، اس کے لیے ہمیں اچھے اچھے کام کرنے کی سعادت نصیب فرما، انہیں اچھے انداز سے انجام دینے کی ہمّت وطاقت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب بدء الخلق، ر: ٣٢٠٩، صـ٥٣٦.

سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.